رسالہ

اِنباءُ المصطفٰی بحالِ سرّ واخفٰی
۱۳۱۸ھ

(مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دینا پوشیدہ کی اور پوشیدہ ترین کی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۱۴۸: از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۸ھ

حضرات علمائے کرام اہلسنت کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید[ع] دعوٰی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حق تعالٰی نے علمِ غیب عطا فرمایا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدأ الخلق سے لے کر دوزخ وجنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر وشر تفصیل سے جانتے ہیں، اور جمیع اولین وآخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جس طرح اپنے کفِ دستِ مبارک کو، اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات واحادیث واقوالِ علماء پیش کرتا ہے۔

بکر اس عقیدے کو کفر وشرک کہتا ہے اور بکمال درشتی دعوٰی کرتا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے، حتی کہ آپ کو اپنے خاتمے کا حال بھی معلوم نہ تھا، اور اپنے اس دعوے کے

ع زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی مرحوم ہیں۔

اثبات میں کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرما دیا تھا، دونوں طرح شرک ہے۔
اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں سے کون برسرِ حق موافقِ عقیدہ سلف صالح ہے اور کون بدمذہب جہنمی ہے، نیز عمرو کا دعوٰی ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براھین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر یوں لکھتا ہے کہ "شیطان کو وسعتِ علم نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے۔"[1]

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم لك الحمد سرمدًا صل وسلم وبارك علٰی من علمته الغیب ونزھته من کل عیب وعلٰی اٰلہ وصحبہ ابدًا رب انی اعوذبك من ھمزات الشیٰطین واعوذبك رب ان یحضرون۔

اے اللہ تمام تعریفیں ہمیشہ ہمیشہ تیرے لئے ہیں، درود وسلام اور برکت نازل فرما اس پر جس کو تُو نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور اُس کو ہر عیب سے پاک بنایا ہے اور اس کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ اے میرے پروردگار! تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے پروردگار! تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔ (ت)

زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے۔ بیشک حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انھیں دکھایا، ملکوت السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا، روزِ اول سے روزِ آخر تک سب ماکان ومایکون انھیں بتایا، اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علمِ عظیم حبیبِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا، نہ صرف اجمالاً بلکہ صغیر وکبیر، ہر رطب ویابس، جو پتّہ گرتا ہے، زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا، للہ الحمد کثیرًا۔ بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ اجمعین وکرم، بلکہ علمِ حضور سے ایک چھوٹا حصّہ ہے، ہنوز احاطۂ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد وکنار سمندر

---

[1] البراہین القاطعۃ بحث علمِ غیب مطبع لے بلاسا واقع ڈھور ص ۵۱

لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک و مولیٰ جل وعلا الحمد للہ العلی الاعلیٰ۔

کُتبِ حدیث وتصانیف علمائے قدیم وحدیث میں اس کے دلائل کا بسط شافی اور بیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے۔

آیاتِ قرآنی

قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ونزلنا علیك الکتٰب تبیانًا لکل شیئ وھدی ورحمۃ وبشرٰی للمسلمین[1]

اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت وبشارت۔

قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ماکان حدیثا یفترٰی ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ[2]

قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان ہے۔

وقال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ما فرطنا فی الکتٰب من شیئ[3]

ہم نے کتاب میں کوئی شے اٹھا نہیں رکھی۔

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اللہ تعالٰی کی توفیق کے ساتھ۔ ت) جب فرقان مجید میں ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا، روشن، اور روشن بھی کس درجہ کا، مفصل، اور اہلسنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں، تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوحِ محفوظ بھی ہے تا بالضرورت یہ بیانات محیط، اس کے مکتوب بھی بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوحِ محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔

قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

وکل صغیر وکبیر مستطر[4]

ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۸۹

[2] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۱۱

[3] ؍؍ ۶/ ۳۸

[4] ؍؍ ۵۴/ ۵۳

وقال اللہ تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

وکل شیئ احصینٰہ فی امام مبین[1] ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے۔

وقال اللہ تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ولاحبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین[2] کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔

اور اصول میں مبرہن ہوچکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کُل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی۔ بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے امان اُٹھ جائے، نہ احادیث احاد اگرچہ کیسے ہی اعلٰی درجے کی ہوں، عموم قرآن کی تخصیص کرسکیں بلکہ اس کے حضور مضمحل ہوجائیں گی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہوسکے تو بحمداللہ تعالٰی کیسے نص صحیح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحب قرآن صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کو اللہ تعالٰی عزوجل نے تمام موجودات جملہ ماکان ومایکون الٰی یوم القیٰمۃ جمیع مندرجاتِ لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ الساطعۃ اور جبکہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیئ[3] (ہر چیز کا روشن بیان۔ ت) ہونے نے دیا، اور پُرظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے، نہ ہر آیت یا سورت کا۔ تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک[4] (ان کا قصہ ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔ ت) یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لاتعلمھم[5] (آپ ان کو نہیں جانتے۔ ت) ہرگز ان آیات کے منافی اور علمِ مصطفوی کا نافی نہیں۔

الحمدللہ جس قدر قصص وروایات واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] القرآن الکریم ۳۶/ ۱۲
[2] القرآن الکریم ۶/ ۵۹
[3] القرآن الکریم ۱۶/ ۸۹
[4] القرآن الکریم ۴۰/ ۷۸
[5] القرآن الکریم ۹/ ۱۰۱

کے گھٹانے کو آیاتِ قطعیہ قرآنیہ میں پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب انھیں دو فقروں میں ہوگیا ہے دو حال سے خالی نہیں، یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہوگی یا نہیں، اگر نہیں تو ان سے استدلال درست نہیں کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تمامی نزولِ قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول، اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں، یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی، پہلی صورت میں استدلال کرنا درست نہیں، برتقدیرِ ثانی اگر مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد، مخالفین جو پیش کرتے ہیں سب انھیں اقسام کی ہیں۔ ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے، اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کرلیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے لئے شافی و کافی، کہ عموم آیاتِ قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار احاد سے استناد محض غلط ہے۔ اس مطلب پر تصریحاتِ ائمۂ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر ہے کہ خود مخالفین کے بزرگوں کی شہادت پیش کروں ع

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوص قطعیہ قرآنِ عظیم کے خلاف پر احادیث احاد کا سُنا جانا بالائے طاق، یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبرِ واحد سے استدلال ہی جائز نہیں، نہ اصلاً اس پر التفات ہوسکے۔ اسی براہین قاطعہ صا امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علمِ غیب کی تقریروں لکھتے ہیں:

> "عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہوجائیں، بلکہ قطعی ہیں، قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبرِ واحد یہاں بھی مفید نہیں، لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔" [1]

نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا:

> "اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے، نہ ظنیاتِ صحاح کا۔" [2]

صفحہ ۸۷ پر ہے:

> "احاد صحاح بھی معتبر نہیں، چنانچہ فنِ اصول میں مبرہن ہے۔" [3]

الحمد للہ تمام مخالفین کو دعوتِ عام ہے فاجمعوا شرکاءکم (اپنے شرکاء کو جمع کرلو ت)

---

[1] البراہین القاطعہ بحث علمِ غیب مطبع لے بلاسا واقع ڈھور ص ۵۱

[2] " " شبِ جمعہ میں ارواح کے اپنے گھر آنے کے اثبات میں روایات سب مخدوش ہیں " ص ۸۹

[3] " " مسئلہ فاتحہ اعتقادیہ ہے اس میں ضعاف کیا احادِ صحاح بھی قابلِ اعتماد نہیں " ص ۹۲

چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمام نزولِ قرآن عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ ماکان ومایکون سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا،

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا[1] فاعلموا ان اللہ لایھدی کید الخائنین[2] اگر ایسی نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کرسکو گے، تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو۔

والحمد للہ رب العالمین (اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)

یہی مولوی رشید احمد صاحب پھر لکھتے ہیں:

"خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم (الحدیث)

(اور بخدا میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ت)

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں[3]۔"

قطع نظر اس کے کہ حدیث اول خود احاد ہے، سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون خود آیت میں تھا، اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم و احادیث صحیحہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب آیہ کریمہ:

لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر[4] تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ۔

نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی:

ھنیئا لک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ماذا یفعل بک یارسول اللہ! آپ کو مبارک ہو، خدا کی قسم! اللہ عزوجل نے یہ تو صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۴

[2] " " ۱۲/ ۵۲

[3] البراہین القاطعہ بحث علمِ غیب مطبع لے بلاسا واقع ڈھور ص ۵۱

[4] القرآن الکریم ۴۸/ ۲

فماذا یُفعل بنا[1] | ساتھ کیا کرے گا، اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کرے گا۔

اس پر یہ آیت اُتری:

لیدخل المؤمنین والمؤمنٰت جنّٰت تجری من تحتہا الانھٰر خٰلدین فیہا ویکفر عنہم سیاٰتہم وکان ذٰلک عند اللہ فوزًا عظیما[2] | تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اور مٹادے ان سے ان کے گناہ، اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے۔

یہ آیت اور ان کے امثال بے نظیر اور یہ حدیث جلیل وشہیر۔

رہا شیخ عبدالحق کا حوالہ، قطع نظر اس سے کہ روایت وحکایت میں فرق ہے، اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس سرہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے۔ شیخ رحمہ اللہ تعالٰی نے مدارج شریف میں یُوں فرمایا ہے:

اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آں حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من بندہ ام نمی دانم آں چہ درپس ایں دیوار ست، جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد، وروایت بداں صحیح نشدہ است[3] | اس موقعہ پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بندہ ہوں مجھے معلوم نہیں کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں۔

ایسا ہی لاتقربوا الصلٰوۃ (نماز کے قریب مت جاو۔ت) پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے ع

اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

امام ابن حجر عسقلانی (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) فرماتے ہیں لَا اَصْلَ لَہٗ[4] یہ حکایت محض

---

[1] صحیح البخاری کتاب المغازی ۲/ ۶۰۰ و سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۷۴ ۵/ ۱۷۶

[2] القرآن الکریم ۴۸/ ۵

[3] مدارج النبوت "لا علم ماورای جداری ایں سخنے اصل ندارد" مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۷

[4] المواہب اللدنیۃ المقصد الثالث الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۲۸

بے اصل ہے۔

امام ابن حجر مکی نے افضل القرٰی میں فرمایا: لم یُعْرَفْ سَنَدٌ[1] اس کے لئے کوئی سند نہ پہچانی گئی۔

افسوس اسی منہ سے مقام اعتقادیات بتانا، احادیثِ صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا، اسی منہ سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علمِ عظیم گھٹا کر ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمع کاری کے لئے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحۃً فرمارہے کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد۔ آپ اس کے سوا کیا کہئے کہ الیسوں کی داد نہ فریاد۔ اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مناقبِ عظیمہ اور بابِ فضائل سے نکلوا کر اس تنگنائے میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری ومسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل بے سند مقولے سب سما جائیں ؂

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

بالجملہ بحمد اللہ تعالٰی زید سنی حفظہ اللہ تعالٰی کا دعوٰی آیاتِ قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور سے ثابت جس میں اصلاً مجال دم زدن نہیں۔ اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص سے قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہوجاتی، نہ کہ صحیح مسلم وصحیح بخاری وغیرہا سُنن وصحاح ومسانید ومعاجیم کی احادیثِ صریحہ، صحیحہ، کثیرہ، شہیرہ اس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرمارہی ہیں۔

احادیث مبارکہ

صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے:

قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مقاما ماترك شیئا یکون فی مقامہ ذٰلك الی قیام الساعۃ الاحدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ[2]

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہوکر ابتدائے آفرینش سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرمادیا، کوئی چیز نہ چھوڑی، جسے یاد رہا یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا۔

---

[1] افضل القرا القراء ام القرٰی

[2] مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ کتاب الفتن الفصل الاول مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۶۱

صحیح مسلم کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۹۰

مسند احمد بن حنبل عن حذیفہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۳۸۵ و ۳۸۹

یہی مضمون احمد نے مسند، بخاری نے تاریخ، طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے :

قام فینا النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم و اھل النار منازلھم حفظ ذٰلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ[1]

ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرمادیا، یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، ایک دن رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نماز فجر سے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا، بیچ میں ظہر و عصر کی نمازوں کے علاوہ کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما ھو کائن الٰی یوم القیٰمۃ فاعلمنا احفظنا[2] اس میں سب کچھ ہم سے بیان فرمادیا جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس۱۰ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا :

فرأیتہ عزوجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدی فتجلی لی کل شیئ وعرفت[3]

میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اُس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں :

ھذا حدیث حسن صحیح سألت محمد بن اسمٰعیل

یہ حدیث حسن صحیح ہے، میں نے امام بخاری سے

---

[1] صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ما جاء فی قول اللہ وھو الذی یبدؤا الخلق الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۵۳

[2] صحیح مسلم کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۹۰

[3] سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۴۶ دار الفکر بیروت ۵/۱۶۰

عن ھذا الحدیث فقال صحیح[1] اس کا حال پوچھا، فرمایا، صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اسی معراجِ منامی کے بیان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

فعلمت ما فی السمٰوٰت وما فی الارض[2] جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود عبارت است از حصولِ تمامہ علوم جزوی وکلی واحاطہ آں[3] چنانچہ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے یہ تعبیر ہے تمام علوم کے حصول اور ان کے احاطہ سے چاہے وہ علوم جزوی ہوں یا کُلّی۔ (ت)

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسندِ صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابویعلٰی و ابن منیع و طبرانی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ومایحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما[4] نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرمادیا ہو۔

نسیم الریاض شرح شفاءِ قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے:

ھذا تمثیل لبیان کل شیئ تفصیلا یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی صلی اللہ

---

[1] سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۴۶ دارالفکر بیروت ۵/ ۱۶۱

[2] " " " " " ۳۲۴۴ " " ۵/ ۱۵۹

[3] اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۳۳

[4] مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۱۵۳
مجمع الزوائد عن ابی الدرداء کتاب علامات النبوۃ باب فیما اوتی من العلم ﷺ دارالکتاب " ۸/ ۲۶۴

تارۃً و اجمالاً اُخریٰ[1]

تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً۔

مواہب امام قسطلانی میں ہے،

ولا شك ان اللہ تعالٰی قد اطلعه علی اَزْیَدَ من ذٰلك والقی علیه علم الاولین والاٰخرین[2]

اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما ھو کائن فیها الی یوم القیامة کانّما انظر الی کفی ھذہٖ جلیان من اللہ جلاہ لنبیه کما جلاہ لنبیین من قبله[3]

بیشک میرے سامنے اللہ عزوجل نے دنیا اُٹھالی ہے اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہُوں اس روشنی کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیاء کے لئے روشن کی تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا، اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عزجلالہٗ اس تمام ماکان و مایکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرمادیا، مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک، ارض سے فلک

---

[1] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض فصل ومن ذٰلک ما اطلع الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۳/۱۵۳
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الثامن الفصل الثالث القسم الثانی دار المعرفۃ بیروت ۷/۲۰۶

[2] المواہب اللدنیۃ " " " ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیوب المکتب الاسلامی بیروت ۳/۵۶۰

[3] حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۳۸ حدید بن کریب دار الکتاب العربی بیروت ۶/۱۰۱
کنز العمال حدیث ۳۱۸۱۰ و ۳۱۹۷۱ موسسۃ الرسالہ " ۱۱/۳۷۸ و ۴۲۰

تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرتِ الٰہی پر دشوار اور نہ عزت و جاہت انبیاء کے مقابل بسیار، مگر معترض بیچارے جن کے یہاں خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دیئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرکِ اکبر کہنا چاہیں اور جو ائمہ کرام و علمائے اعلام ان سے سند لائے، انھیں مقبول مسلّم رکھتے آئے، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبرٰی و امام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحبِ مواہبِ لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیتمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحبِ نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالٰی انھیں مشرک کہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

صحیح مسلم و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عرضت علی امتی باعمالھا حسنھا وقبیحھا[1]

میری ساری اُمت اپنے سب اعمالِ نیک و بد کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی۔

طبرانی اور ضیاء مختارہ میں حذیفہ بن اُسید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عرضت علی امتی البارحۃ لدی ھٰذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرجل منھم من احدکم بصاحبہ[2]

گزشتہ رات مجھ پر میری اُمت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی بیشک میں ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔

والحمد للہ رب العالمین (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ت)

---

[1] صحیح مسلم کتاب المساجد باب النہی عن البصاق فی المسجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۰۷
مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/۱۸۰

[2] المعجم الکبیر حدیث ۳۰۵۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/۱۸۱
کنز العمال حدیث ۳۱۹۱۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۰۸

اقوال ائمہ کرام

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہٗ ام القرٰی میں فرماتے ہیں،

وسع العالمین علمًا و حکمًا[1]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم و حکمت تمام جہان کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی اس کی شرح افضل القرٰی میں فرماتے ہیں،

لان اللہ تعالٰی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین و الاٰخرین و ماکان و مایکون[2]

یہ اس لئے کہ بیشک عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے پچھلوں اور ماکان و مایکون کا علم حضور پر نور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو حاصل ہوگیا۔

امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذِ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن اٰدم علیہ الصلوٰۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم اٰدم الاسماء[3]

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامِ قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گزشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں،

النفوسُ القدسیۃ اذا تجرّدتْ عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملاء الاعلٰی ولم یبق لھا حجاب

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور

---

[1] مجموع المتون متن قصیدۃ الھمزیۃ فی مدح خیر البریۃ الشئون الدینیہ دولۃ قطر ص ۱۸

[2] افضل القراء القراء ام القرٰی

[3] نسیم الریاض الباب الثالث الفصل الاول فیما ورد من ذکر مکانتہ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۲/۲۰۸

فتویٰ وتسمع الکل کالمشاهد[1] سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:

قد قال علماؤنا رحمهم الله تعالٰی لا فرق بین موته وحیاته صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخواطرهم وذٰلك جلی عنده لا خفاء به[2]

بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حالت دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں، ان کے ہر حال، ان کی ہر نیت، ان کے ہر ارادے، ان کے دلوں کے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں، اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں، جل جلالہ، وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالٰی مرقدہ الکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:

ذکر کن او را و درود بفرست بروے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، و باش در حال ذکر گویا حاضر ست پیش او در حالت حیات و می بینی تو او را متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و امید بداں کہ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم می بیند و می شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ان کی یاد کر اور ان پر درود بھیج۔ اور ذکر کے وقت ایسے ہو جاؤ گویا تم ان کی زندگی میں ان کے سامنے حاضر ہو اور ان کو دیکھ رہے ہو، پورے ادب اور تعظیم سے رہو، ہیبت بھی ہو اور امید بھی، اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی تمھیں دیکھ رہے ہیں اور تمھارا کلام سن رہے ہیں کیونکہ وہ صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہیں اور

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث حیثما کنتم فصلوا علیّ الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱/ ۵۰۲
[2] المدخل لابن الحاج فصل فی الکلام علی زیارۃ سید المرسلین دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۲۵۲
المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی المکتب الاسلامی " ۴/ ۵۸۰

متصف است بصفات اللہ ویکے از صفاتِ الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی[1]

اللہ کی ایک صفت یہ ہے کہ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

اللہ تعالٰی کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دیکھنا یہیں بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ اسے کوئی گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے۔ غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ،

اعبدِ اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک[2]

اللہ تعالٰی کی عبادت کر، گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تُو اسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے

جل جلالہ صلے اللہ تعالٰی علٰی نبیہ وآلہٖ وبارک وسلم۔

نیز فرماتے ہیں:

ہرچہ در دنیا است زمانِ آدم تا نفخہ اولٰی بروے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم منکشف ساختند تاہمہ احوال را از اول تا آخر معلوم کرد و یارانِ خود را نیز بعضے از اں احوال خبر داد[3]

جو کچھ دنیا میں زمانہ آدم سے پہلے صور پھونکے جانے تک ہے ان (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر منکشف کردیا یہاں تک کہ انھیں اول سے آخر تک تمام احوال معلوم ہوگئے، انھوں نے بعض اصحاب کو ان احوال میں سے بعض کی اطلاع دی۔

نیز فرماتے ہیں:

وھو بکل شئ علیم ۵ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام صفاتِ حق و اسماء و افعال و آثار و جمیع علومِ ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق کل ذی علم علیم ۵ علیہ من الصلوٰت افضلھا

وھو بکل شئ علیم، اور وہ (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سب چیزوں کو جاننے والے ہیں۔ احوالِ احکام الٰہی، احکامِ صفاتِ حق، اسماء، افعال آثار، تمام علوم ظاہر و باطن، اول و آخر کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور فوق کل ذی علم علیم ۵ کے مصداق ہیں۔ آپ پر افضل درود اور اتم

---

[1] مدارج النبوۃ باب یازدہم وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی است الخ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲/ ۶۲۱

[2] صحیح بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲
صحیح مسلم " " قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۹

[3] مدارج النبوۃ " باب پنجم وصل خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۱۴۴

ومن التحیات اتمہا واکملہا۔[1] واکمل سلام ہو۔(ت)

شاہ ولی اللہ دہلوی، فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:

فاضَ علیّ من جنابہِ المقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کیفیۃُ ترقّی العبدِ من حَیّزہٖ الٰی حیّزِ القدسِ فیتجلّی لہٗ حینئذٍ کُلُّ شیئٍ کما اخبرعن ھٰذا المشھد فی قصۃِ المعراجِ المنامی۔[2]

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقامِ قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراجِ خواب کے قصے میں خبر دی۔

قرآن وحدیث واقوالِ ائمہ حدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے۔ بغرض شمس و اُس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید کو معاذ اللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیثِ صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رَد کرنا اور بکثرت ائمہ دین واکابر علمائے عاملین واعاظم علمائے کاملین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر ومشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ وروایاتِ معتمدہ فقہیہ خود کافر ومشرک بننا ہے اس کے متعلق احادیث وروایات واقوالِ ائمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ النھی الاکید عن الصلٰوۃ وراء عدی التقلید ورسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ علٰی کفریات ابی الوھابیۃ وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سُوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علمِ خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمالِ شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون بمعنیٰ مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علمِ الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی جس میں غیر متناہی علوم

---

[1] مدارج النبوۃ مقدمۃ الکتاب مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۲ و ۳

[2] فیوض الحرمین مشہد اللہ تعالٰی مخلوق کی طرف کتاب نازل کرنے کے وقت کیا کرتا ہے محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۲۹

تفصیل فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہئے بالفعل و بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں ۔ یہ شرق تا غرب و سماوات وارض وعرش تا فرش وما کان ومایکون من اوّل یوم الیٰ اٰخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے، یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام بلکہ اُن کی عطا سے ان کے غلاموں ف بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسرارہم کو ملا، اور ملتا ہے ۔ ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحار زخار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی افضیلت کلیہ اور افضلیت مطلقہ کی بنا رہے ۔ اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎

فانّ من جودك الدنیا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم[1]

یعنی یا رسول اللہ ! دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوان جُود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں ماکان ومایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیك وسلم وعلیٰ اٰلك وصحبك وبارك وسلم۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں،

توضیحه ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیه من النقوش القدسیة والصور الغیبیة وبعلم القلم ما اثبت فیه کماشاء والاضافة لادنی ملابسة وکون علمهما من علومه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

یعنی توضیح اس کی یہ ہے کہ علم لوح سے مراد نقوش قدس و صور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے، اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے، ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنیٰ علاقے یعنی محلیت نقش و اثبات کے باعث ہے اور ان

ف: تمام ماکان ومایکون کا علم علوم حضور سے ایک علم ہے، یہ تو ان کی عطا سے ان کے غلاموں اکابر اولیاء کو بھی ملتا ہے ۱۲ منہ

---

[1] مجموع المتون متن قصیدۃ البردۃ الشؤون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۰

ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ومعارف وعوارف تتعلق بالذات والصفات وعلمہما انما یکون سطرًا من سطور علمہ و نہرًا من بحور علمہ ثم مع ھذا ھو من برکۃ وجودہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[1]

دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا، اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت جل جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں، پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں، کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ اُن کے علوم، صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم۔

منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے لئے روزِ اول سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالٰے وہ جمیع علم ماکان و مایکون علوم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

والحمد للہ رب العٰلمین ۝ وخسر ھنالك المبطلون ۝ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا، وقیل بُعدًا للقوم الظّٰلمین ۝

اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ اور باطل والوں کا وہاں خسارہ ہے۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی۔ اور فرمایا گیا کہ دُور ہوں بے انصاف لوگ۔ (ت)

نصوصِ حصر

یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا تعالٰی ہے، مولٰی عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالٰے مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوائے باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے علم ماکان ومایکون یعنی

---

[1] الذبدۃ العمدۃ فی شرح البردۃ ناشر جمعیت علماء سکندریہ خیرپور سندھ ص ۱۱۷

مذکور ماننے والے پر حکمِ کفر و ضلال، نصِ جنون و خام خیال بلکہ خود مستلزمِ کفر و ضلال ہے۔

علم بہ اعتبارِ منشا دو قسم کا ہے: ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو۔ اور عطائی، کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو۔ اور بہ اعتبارِ متعلق بھی دو قسم ہے، علمِ مطلق یعنی محیطِ حقیقی، تفصیلی فعلی فراوانی کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ عزوعلا۔ کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل اور خود کنہ ذاتِ الٰہی و احاطۂ تامہ صفاتِ الٰہیہ نا متناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا، اگر محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔ ان تقسیمات میں علمِ ذاتی و علمِ مطلق یعنی مذکور بلاشبہہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے کہ علم ماکان و مایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم و اکمل ہو علومِ محمدیہ کی وسعتِ عظیمہ کو نہیں پہنچتا، پھر علومِ محمدیہ تو علومِ الٰہیہ ہیں، جل و علا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔

مولٰی عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے، تو نصوصِ حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسمِ اول مراد ہو سکتی ہے نہ کہ قسمِ اخیر، اور بداہۃً ظاہر کہ علمِ تفصیلی جملہ ذرّاتِ ماکان و مایکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازید و افزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے، اسی قسمِ اخیر سے ہوگا، تو نصوصِ حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہیں وللہ الحمد، یہ معنی بآنکہ خود بدیہی و واضح ہے، ائمۂ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی۔

امامِ اجل ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوٰی پھر امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

لا یعلم ذٰلك استقلالًا و علم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالٰی اما المعجزات والکرامات فباعلام اللہ تعالٰی لھم علمت و کذا ما عُلِمَ باجراء العادۃ۔[1]

یعنی آیت میں غیرِ خدا سے نفیِ علمِ غیب کے یہ معنٰی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو نہیں، رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں، یہ تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے یونہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

---

[1] فتاوٰی حدیثیہ مطلب فی حکم ما اذا قال قائل فلان یعلم الغیب مصطفی البابی مصر ص ۲۲۸

مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہوگیا، مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر وضلال کا تمغہ ہے، نیز انھیں میں روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی در حیز اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور در جہ اخرائے طرز فقہا میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیساکہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت "کچھ نہیں جانتے" کا لفظ ناپاک ہے وہ بھی کلمہ کفر وضلال بیباک ہے۔ بکر نے جس عقیدے کو کفر وشرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے، لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعلیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار، سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جلالہ کی توہین شان۔ ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

یوں ہی اس کا قول کہ "اپنے خاتمے کا بھی حال معلوم نہ تھا" صریح کلمہ کفر وخسار اور بیشمار آیات قرآنیہ واحادیث متواترہ کا انکار ہے۔ آیہ کریمہ لیغفر لک اللہ مع حدیث صحیحین بخاری ومسلم، بعض اور سنئے، قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

وللاٰخرۃ خیر لك من الاولٰی[1]	اے نبی! بیشک آخرت تمھارے لئے دنیا سے بہتر ہے۔

وقال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

ولسوف یعطیك ربك فترضٰی[2]	بیشک نزدیک ہے کہ تمھارا رب تمھیں اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

ف: اپنے خاتمے کا حال حضور کو معلوم نہ ماننا صریح کفر ہے۔

---

[1] القرآن الکریم ۹۳/۴ [2] القرآن الکریم ۹۳/۵

وقال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

یوم لایخزی اللّٰہ النبی والذین اٰمنوا معہٗ نورھم یسعٰی بین ایدیھم وبایمانھم[1]۔

جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور انکے صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے اور داہنے جولاں کریگا۔

وقال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا[2]۔

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کرینگے۔

وقال اللہ تعالٰی (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

تبٰرک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذٰلک جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر ویجعل لک قصورا[3]۔

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ و باغ سے (جس کی طلب یہ کافر کر رہے ہیں) بہتر چیزیں کر دیں جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشے گا۔

علٰی قراءۃ الرفع قراءۃ ابن کثیر وابن عامر وبروایۃ ابی بکر عن عاصم۔ الٰی غیر ذٰلک من الاٰیات۔

یجعل کو مرفوع پڑھنے کی تقدیر پر جو کہ ابن کثیر اور ابن عامر کی قراءۃ ہے اور ابوبکر کی عاصم سے یہ روایت ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی متعدد آیات ہیں۔ (ت)

اور احادیثِ کریمہ میں تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل و خصائص وقتِ وفاتِ مبارک و برزخ مطہر وحشر منور و شفاعت و کوثر و خلافت عظمٰی و سیادتِ کبرٰی و دخولِ جنت و رویت وغیرہا وارد ہیں، انھیں جمع کیجئے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے۔ یہاں صرف

عہ دوڑے گا ۱۲

---

[1] القرآن الکریم ۶۶/ ۸
[2] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹
[3] " ۲۵/ ۱۰

ایک حدیث تبرکاً سُن لیجئے۔

جامع ترمذی وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبھم اذا وفدوا، وانا خطیبھم اذا انصتوا، وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا یئسوا الکرامۃ و المفاتیح یومئذ بیدی، وانا اکرم ولد اٰدم علٰی ربی یطوف علیّ الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور[1]

جب لوگوں کا حشر ہوگا تو سب سے پہلے میں مزارِ اطہر سے باہر تشریف لاؤں گا، اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو اُن کا خطبہ خواں میں ہوں گا، اور جب وہ روکے جائیں گے تو ان کا شفاعت خواہ میں ہوں گا، اور جب وہ ناامید ہوجائیں گے تو ان کا بشارت دینے والا میں ہوں گا عزت کیلئے اور تمام کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی، لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، بارگاہِ عزت میں میری عزت تمام اولادِ آدم سے زائد ہے، ہزار خدمتگار میرے اردگرد گھومیں گے گویا وہ گرد وغبار سے پاکیزہ انڈے ہیں محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھیرے ہوئے۔

بالجملہ بکر پر مکر کے گمراہ و بددین ہونے میں اصلاً شُبہہ نہیں، اور اگر کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقتاً تفویۃ الایمان ہے اس کا ایمان ہے، یہی اس کا ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا، جیساکہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ وغیرہا کے مطالعے سے ظاہر ہے ؎

اذا کان الغراب دلیل قوم ۔۔۔ سیھدیھم طریق الھالکینا[2]

(جب کوا کسی قوم کا رہبر ہو تو وہ اس کو ہلاکت کی راہ پر ڈال دے گا۔ت)

والعیاذ باللہ تعالٰی۔

---

[1] جامع الترمذی ابواب المناقب باب منہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۱
دلائل النبوۃ ذکر الفضیلۃ الرابعۃ باقسام اللہ بحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الکتب بیروت ص ۱۳
سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۴۹ دار المحاسن للطباعۃ ۱/ ۳۰
الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ مکتبۃ آیۃ العظمٰی قم ایران ۶/ ۳۰۱

[2] ؎

وہ شخص جو شیطان کے علم ملعون کو علمِ اقدس حضور پر نور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے اس کا جواب اس کفرستانِ ہند میں کیا ہوسکتا ہے ان شاء اللہ القہار (اگر بہت قہر فرمانیوالے خدا نے چاہا۔ت) روزِ جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنے کیفرِ کفری گفتار کو پہنچے گا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[۱] (اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کونسی کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ت) یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحتاً محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے، اور حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا کلمۂ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمۂ کفر ہوگا۔

والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم[۲] — اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دُکھ کی مار ہے۔

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ ط واعدلھم عذابًا مھینا[۳] — جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کو، اللہ نے اُن پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں، اور ان کے لئے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار۔

شفائے امامِ اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمّٰی بہ نسیم الریاض میں ہے:

جمیع من سبّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشتمۃ اوعابہ ھو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصہ وان لم یسبہ (فھو سابٌ والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینھما (لانستثنی منہ) (فصلاً) ای صورۃً (ولا نمترِی) فیہ تصریحًا کان — یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا، حضور کی توہین کی، اگرچہ گالی نہ دی، یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہے۔ ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں۔ نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثناء کریں نہ اس میں شک و تردد کو

---

[۱] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷ [۲] القرآن الکریم ۹/ ۶۱

[۳] " ۳۳/ ۵۷

اوتلویحًا وھذا کلہ اجماعٌ من العلماء وائمۃ الفتوٰی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم الٰی ھلم جرًّا۱ اھ مختصرًا۔

نسئل اللہ العفو والعافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علٰی سید المرسلین واللہ سبحانہ تعالٰی اعلم۔

راہ دیں، صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے، ان سب احکام پر تمام علماء اور ائمہ فتوٰی کا اجماع ہے کہ زمانۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے آج تک برابر چلا آیا ہے۔ اھ مختصرًا

ہم اللہ تعالٰی سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت چاہتے ہیں، اور کثرت کے بعد قلت سے اسکی پناہ چاہتے ہیں۔ نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلندی وعظمت والے خدا کی توفیق سے۔ اور درود نازل فرمائے اللہ تعالٰے رسولوں کے سردار پر۔ اور اللہ سبحنہ وتعالٰی خوب جانتا ہے۔ (ت)

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے ورود پر ایک مبسوط کتاب "بحر عباب" منقسم بچار باب مسمّٰی بہ نام تاریخی مَالِیُ الجیب بِعلوم الغیب ۱۳۱۸ھ کی طرح ڈالی۔

باب اول فصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں۔

باب دوم نصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوالِ ائمہ قدیم وحدیث۔

باب سوم عموم وخصوص کہ احاطۂ علوم محمدیہ میں تحریر محل نزاع کرے۔

باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلے میں تمام مہملات نجدیۂ نو وکہن کی سرفگنی وتکبر شکنی، مگر فصوص ونصوص کے ہجوم ووفور نے ظاہر کردیا کہ اطالت تاحدِ ملالت متوقع، لہذا باذن اللہ تعالٰی نفع عامہ کے لئے اس بحرِ زخار سے ایک گوہر شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے درِ مختار مسمّٰی بہ نام تاریخی اَللُّؤلُؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون ۱۳۱۸ھ (پوشیدہ موتی بشیر صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے علمِ ماکان ومایکون کے بارے میں۔ ت) چُن لیا، جس نے جمع وتلفیق کے عوض نقح وتحقیق کی طرف بحمد اللہ زیادہ رُخ کیا، اس کے ایک ایک نور نے نور السمٰوٰت والارض جل جلالہ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلماتِ باطلہ کافور ہوتی نظر آئیں۔

۱؎ نسیم الریاض القسم الرابع الباب الاول مرکز اھل سنت برکاتِ رضا گجرات ہند ۴/ ۳۲۵و ۳۲۶

یہ چند حرفی فتوٰی کہ اس کے لمعات سے ایک مختصر شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام انباء المصطفٰی بحال سرّ و اخفٰی (مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پوشیدہ اور پوشیدہ ترین کے حال کی خبر دینا۔ ت) مسمّٰی ہے۔ اس کے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اسی پر محول ذی علم ماہر تو ان ہی چند حروف سے ان شاء اللہ تعالٰی سب خرافات وجزافات مخالفین کو کیفر چشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب تفصیل کے ساتھ دست نگر ہوں بعونہٖ تعالٰی رسائل مذکورہ کے لآلی متلالی سے بہرہ ور ہوں۔ حضرات مخالفین سے بھی گزارش ہے کہ اگر توفیق الٰہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو ازیں چہ بہتر، ورنہ اگر بوجہ کوتاہی فہم وغلبۂ وہم وقلت تدرب و شدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں نہ دیکھ سکیں، تو اسی مہر جہاں تاب کا انتظار کریں جو بعنایت الٰہی و اعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کی تمام ظلمتوں کی صبح کر دے گا۔ ان کا ہر کاسۂ سوال آب زلال ردّ و ابطال سے بھر دے گا۔

الا انّ موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب ط وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ اُنیب ط

خبردار! بے شک ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے، کیا صبح قریب نہیں۔ اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (ت)

کیا فائدہ کہ اس وقت آپ کا خواب غفلت کچھ ہذیاتؔ کا رنگ دکھائے، اور جب صبح ہدایت افق سعادت سے طالع ہو تو کھل جائے کہ ؎

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو کہا افسانہ تھا

معہذا طائفہ ارانب وثعالب کو یہی مناسب کہ جب شیر ژیاں کو جہل قدمی کرتا دیکھ لیں سامنے سے ٹل جائیں، اپنے اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں، نہ یہ کہ اس وقت اس کے خرام زم پر غرّہ ہو کر آئیں اس کی آتش غضب کو بھڑکائیں اپنی موت اپنے منہ بلائیں ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوستر خواہند شغالان ہزیمت مند خشم شیر ہیجا را

(اے دوست! نصیحت سُن کہ اپنی جان سے دُور چاہتے ہیں شکست پسند گیدڑ بپھرے ہوئے شیر کے غصّے کو۔ ت)

ؔ بیہودہ گوئی ۱۲

اقول قولی هٰذا واستغفر اللّٰہ لی ولسائر المؤمنین والمؤمنات و الصلوات الزاکیات والتحیات النامیات علٰی سیدنا محمدٍ نبی المغیبات مظہر الخفیات وعلٰی اٰلہ وصحبہ الاکارم السادات واللّٰہ سبحٰنہ تعالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ۔

میں کہتا ہوں یہ میرا قول ہے اور میں اللہ تعالٰی سے اپنے لئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ پاکیزہ درود اور بڑھنے والے سلام ہوں ہمارے سردار محمد پر جو غیب کی خبریں دینے والے اور پوشیدہ باتوں کو ظاہر فرمانے والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر جو بزرگی والے سردار ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالٰی خوب جانتا ہے، اور اللہ جل مجدہٗ کا کلام اتم اور مستحکم ہے۔ (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

رسالہ
انباء المصطفٰی بحال سرّ واخفٰی
ختم ہوا